صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز سوموار مورخہ 16 فروری 2015ء

(بمطابق 26 ربیع الثانی 1436 ہجری)

جلد 15 شمارہ 25

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	1100
2۔ دعائے مغفرت	1101
3۔ رسمی کارروائی	1101
4۔ غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات	1111
5۔ جناب سپیکر کی جانب سے اعلان	1113
6۔ اراکین کی رخصت	1113
7۔ مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا { خیبر پختونخوا سنسر شپ آف موشن پکچرز (فلمز، سی ڈیز؛ ویڈیوز، سٹیج ڈرامازاینڈ شوز) مجریہ 2015 }	1121
8۔ مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا (خیبر پختونخوا میٹرنٹی بینیفٹ مجریہ 2015)	1121

9۔ مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا (خیبر پختونخوا میٹرنٹی بینیفٹ مجریہ 2015) **1122**

10۔ مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا (خیبر پختونخوا آرمز مجریہ 2015) **1122**

11۔ مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا (خیبر پختونخوا آرمز مجریہ 2015) **1123**

12۔ توجہ دلاؤ نوٹس ہا **1123**

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 16 فروری 2015ء بمطابق 26 ربیع الثانی 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّذِیۡنَ اٰذَوۡا مُوۡسٰی فَبَرَّاَہُ اللّٰہُ مِمَّا قَالُوۡا ؕ وَ کَانَ عِنۡدَ اللّٰہِ وَجِیۡہًاO یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًاO یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا۔

(ترجمہ): مومنو! تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنھوں نے موسیٰ (کو عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔ مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔ و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ اچھا یہ 'Questions / Answers Session' عاطف خان نے ریکویسٹ کی تھی۔۔۔۔۔

جناب یاسین خان خلیل: جناب سپیکر، د عارف یوسف صاحب والده وفات شوې ده که د هغوی د پاره د مغفرت دعا وشی نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، بس صرف میں یہ بات کروں، اس کے بعد آپ دعا کر لیں پھر، یو به د دغې د پاره دعا اوشی، هغه چې کوم دغه شوے دے، عاطف خان نے ریکویسٹ کی تھی کہ میرے کوئسچنز جو ہیں، وہ کل لیے جائیں تو اس کے جو کوئسچنز ہیں، وہ ہم ان شاء اللہ کل وہ Available ہوں گے تو کل ہم اس کو لے لیں گے۔

دعائے مغفرت

جناب سپیکر: مولانا صاحب، مفتی صاحب! تاسو به جی دا کومه حیات آباد کښې چې واقعه شوې ده، په دې باندې او د عارف یوسف والده، د هغې د پاره دعا اوکړئ او د محمود خان صاحب، محمود خان منسټر چې کوم دے د هغه ترور وفات شوې ده۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

رسمی کارروائی

جناب سپیکر: یہ کوئسچن نمبر 2096، مفتی فضل غفور، (موجود نہیں ہیں)۔ کوئسچن نمبر 2155، مفتی سید جانان، مفتی صاحب! که ستا دا لږ ساعت پس واخلو منسټر صاحب رارسیدو والا دے چې د هغې، د دې نه پس به لږ هغه اوکړو۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

مفتی سید جانان: زه به جی ډیر افسوس سره دا خبره اوکړم چې په دغه اجلاس باندې ډیرې لوئې پیسې خرچ کیږی او دا به تاریخ کښې نوې خبره وی چې ټوله اسمبلی به یو منسټر ته انتظار کوی، منسټر صاحب به راځی نو بیا به د هغې نه بعد مطلب دا دے چې مونږ ته جواب راکوی، منسټر صاحب۔ زما به تا ته دا گزارش وی چې

د دغې جرګې مشر ته ئې، که ته چرې هم دغه شان رحم دلی کوې سپيکرصاحب! دا شے به ورانيدو طرف ته ځی، دا به اخر بيا داسې راځی چې د مشر او د کشر مطلب دا دے بيا به تميز نه پاتې کيږی، بيا به سپيکرصاحب! داسې وخت به راځی، ته به ممبر ته وائې چې کښينه، هغه به بيا جناب سپيکر صاحب! خدائے مه راوله، داسې وخت به راځی چې هغه به بيا نه کښيني۔ نو زما به دا ګزارش وی، دا ايوان دے سپيکرصاحب! په مونږ باندې د 09 تاريخ ايجنډا تقسيم شوه، د 06 تاريخ، بيا مونږ په دې پوهه نشو چې مينځ کښې څه وشو؟ نن راغلو، اوس مونږ ته وايئ چې تاسو انتظار اوکړئ چې منسټر صاحب راشی۔ جناب سپيکرصاحب! دا خو اسمبلئ ده، زه خو بيا وايم چې دا به ډيره زمونږه د دغې صوبې، ډيره لويه بدبختی ده، ما سره نور الفاظ نشته چې اوئے وايم۔

<u>جناب سپیکر:</u> زما خيال دے چې ما ته هغه خپله ريکويسټ کړے وو او وئيل ئے چې زه رارروان يم د ايبټ آباد نه، نو که تاسو وايئ بالکل بل څوک به ئے Respond کړی جی۔ جی جاوید نسیم،(موجود نہیں ہیں)۔ سید جعفر شاہ۔ یہ چونکہ پینڈنگ ہے، صالح محم، ڈپینڈنگ، سید جعفر شاہ، ان کا بھی پینڈنگ ہے، نجمہ شاہین پینڈنگ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی:</u> یہ تو ہائر ایجوکیشن کے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہائر ایجوکیشن، ہاں پینڈنگ کرتے ہیں، اس کو مشتاق غنی نے مجھے فون کیا کہ راستے میں ہوں، پہنچ رہا ہوں، وہ ایبٹ آباد سے آ رہے ہیں پینڈنگ کرتے ہیں پینڈنگ۔

(اس مرحلہ پر سوالات نمبر 2184،2185،2211،2231،2232،2233 اور 2243 پینڈنگ کر دیئے گئے)

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> سپیکر صاحب! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> سپيکر صاحب! زه يو خبره کومه جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بسم اللہ، بات کرلیں جی۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> سپیکر صاحب!

<u>جناب شاہ حسین خان:</u> سپيکر صاحب، داسې ده جی چې تاسو۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ، نلوٹھا صاحب بات کر رہے ہیں، نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب! فرمائیں جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آپ جس چیئر کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں، ہم اس کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، 06 تاریخ کو ہم راستے میں تھے، میں حسن ابدال سے آ رہا تھا اور آپ کا فون آیا کہ اجلاس میں نے ملتوی کر دیا ہے تو ہم نے تو لبیک کہا ہے لیکن سپیکر صاحب! چیئر کے اوپر بیٹھ کے آپ کو اجلاس ملتوی کرنا چاہیئے، یہ میں سمجھتا ہوں کہ ہم تمام ممبران کیلئے بڑی کوفت کا اور پریشانی کا سبب بنا ہے، چلو وہ بات میں نہیں کرتا، ابھی آپ نے فرمایا کہ مشتاق غنی صاحب راستے میں ہیں اور ایبٹ آباد سے آ رہے ہیں تو میں بھی سپیکر صاحب! ایبٹ آباد سے آیا ہوں اور میں ڈھائی بجے ادھر پہنچ چکا ہوں، حویلیاں سے اور ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ میں حویلیاں آتا ہے، جناب منور خان صاحب! حویلیاں ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں واقع ہے تو مشتاق غنی صاحب ابھی تک کیوں نہیں پہنچے؟ سر! یہ کوئسچنز جب ہم بھیجتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ بالکل آپ لوگوں کا، آپ کا Point valid ہے، منسٹر کو جو بھی اس کا کوئسچن ہو یا تو وہ Written میں مجھے ریکویسٹ بھیجیں Otherwise میں اس کے بعد کسی کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کروں گا۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، جی۔ جی شاہ حسین صاحب! تا خو ماشاء اللّٰہ تر اوسه پورې خو د څه دغه نه دے راغلے خو څه بنه ده۔

جناب شاہ حسین خان: داسې ده جی چې تاسو د دې چیئر نه درې ځلور ځل مخکښې هم داسې Strict هدایات پیش کړی وو، منسټر ته هم او سیکرټریز ته او ډپټی سیکرټریز ته هم، په هغې باندې هم اوسه پورې عملدرآمد اونشو جی۔ بل دا ده جی چې دا خو د دې ټولې کابینې مشترکه ذمه داری ده، هر منسټر پا ځیدے شی د دې جواب ورکولے شی، یو منسټر نشی راتلے نو بجائے د دې چې هغه تاسو ته ریکویسټ کوی، هغه د خپل یو ملګری ته اووائی او هغه به د دې جواب ورکوی۔ دریمه خبره دا ده جی چې دا پارلیمانی سیکرټریان ئے چې اخستی دی، یو لوئې لښکر، نو د هغې لښکر څه فائده شوه ځکه چې اسمبلئ کښې هغه جواب نه

ورکوی، منسټر نه ورکوی او ټوله ایجنډا یو کس ته پینډنګ کیږی جی، نو دا به ډیره لویه ناجائزه وی او دا د دې صوبې سره ډیر لوئې زیاتے دے جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر! جیسے نلوٹھا صاحب نے بتایا کہ 16 تاریخ کو جو اسمبلی تھی، ذرا ہمیں بتادیا جائے کہ کونسی ایسی ایمرجنسی تھی کہ اسمبلی کو آپ لوگوں نے Postpone کیا آج کیلئے، 06 تاریخ کو، تو کم از کم سر! ہمیں بتا تو دیا جائے کہ کونسی ایسی ایمرجنسی تھی جس کی وجہ سے اتنی بڑی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں میں نے، میں نے خود لطف الرحمان صاحب، سکندر حیات شیرپاؤ صاحب، اورنگزیب نلوٹھا صاحب، سردار حسین صاحب نہیں ملے پھر وہ جعفر شاہ صاحب اور محمد علی شاہ باچا، میں نے ان سے مشورہ کرکے ان کو Call کرکے، ان سے مشاورت کرکے کی تھی اور میں نے ان کو ریکویسٹ کی تھی، کچھ میری پرسنل بھی Engagements تھیں تو اس کیلئے میں نے ان کے ساتھ Coordinate کیا تھا۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، جی میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ تو آپ نے، آپ کا اختیار ہے اور یہ Discretion ہے، ہم اس کو سمجھتے ہیں اور آرٹیکل، جو Rule 21 کا آپ نے حوالہ دیا، وہ بالکل ٹھیک ہے، آپ کو اختیار حاصل تھا اور یقیناً آپ کی مصروفیت ہوگی۔ جناب سپیکر! میں صرف ریکارڈ پہ لا رہی ہوں، 06 تاریخ کو جب یہاں پہ اجلاس ہوا تو آپ نے اس چیئر سے بڑی Categorical assurance دی تھی بعض ممبران کو کہ ریزولیوشنز کے بعد آپ ان کو باقاعدہ ٹائم دیں گے اور پھر آپ نے اپنی ہی اس ایشورنس کے بعد ایکدم Abruptly اس اجلاس کو وہ کیا جس سے ہمارے ممبران میں بڑی تشویش کی لہر دوڑی ہے اور یقیناً آپ کی طرف سے، اتنا ہم تو دیکھتے ہیں کہ آپ کسٹوڈین ہیں ہاؤس کے، پہلے آپ خود Categorical ایک ایشورنس دیتے ہیں کہ آپ سب کو ٹائم دیا جائے گا، آپ اس کا انتظار کریں اور اس کے بعد پھر آپ فوری طور پہ وہ کرتے ہیں اور 06 تاریخ کے بعد تقریباً آج دیکھ لیں کہ کیا تاریخ ہو گئی ہے، اجلاس ہوا بھی نہیں، تو میں یہ ضرور چاہوں گی کہ آپ اس کی ضرور وضاحت دیجیئے گا کیونکہ چیئر کی طرف سے ہم کبھی

بھی، ہمارے دل میں بڑی عزت ہے آپ کی، ہم آپ کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے ہیں، کوشش کرتے ہیں کہ اس ہاؤس کی Proceedings چلانے میں آپ کو اپوزیشن سے بھی مکمل معاونت بھی ہو اور مکمل آپ کی ایک سپورٹ ہو لیکن اس طرح کی، یا تو پھر آپ وہ ایشورنس نہ دیتے اس چیئر پہ کیونکہ اس سے چیئر کا تقدس بھی پھر پامال ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، میں نے جو ایشورنس دی تھی، میں ابھی آج ان کو موقع دوں گا، کھل کے موقع دوں گا، سیچویشن ایسی ہو گئی تھی کہ ہم نے تین اہم ریزولیوشنز پاس کروائیں اور وہ ریزولیوشنز ایسی تھیں کہ ان کا ایک میسج جانا تھا کہ یہ صوبے کی ایک متفقہ ریزولیوشنز ہیں اور اس دن جو سیچویشن بن رہی تھی تو وہ اس ریزولیوشنز کی روح کے خلاف بن رہی تھی، میں نے صرف اور صرف اپنے قومی جذبے اور اس کی خاطر اپنے اختیارات استعمال کئے ہیں، میرا اور کوئی ایشو نہیں ہے، میں اسمبلی میں سب کو برابر موقع دوں گا۔ ہاں پارلیمانی آداب کا خیال رکھنا پڑے گا، جو رولز ریگولیشنز ہیں، اس کا خیال رکھنا پڑے گا۔ اس کے علاوہ جو بھی بات کرنا چاہیں گے، ان شاء اللہ میرے پاس کوئی اس قسم کی وہ نہیں ہو گی کہ میں کسی کو موقع دوں گا، کسی کو نہیں دوں گا۔ جی، یہ چونکہ کوئسچنز۔۔۔۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر: میڈم معراج بات کرنا چاہتی ہیں، ناراض بھی رہتی ہیں پھر۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی، ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ هم دغه خبره ما هم کوله، تاسو وئیل چې دا هغه ورځنې د نهم باندې هغه Postpone شو نو دا لږ غوندې د اسمبلئ نه لږ Seriousness زما خيال دے دیکښې راوستل پکار دی ځکه چې څو پورې مونږ سره ډپټی سپیکر نه دے راغلے نو ستاسو پخپله هم ظاهره ده چې ستاسو خپل ډیر مصروفيات دی، ډیر دغه دی، د پارټۍ هم تاسو باندې Obligations دی، بل خپله Constituency هم ده، خپل پرائیویټ ژوند هم دے نو هغې کښې به ستاسو دغه راځی Involvement نو که ډپټی سپیکر وو نو دا مسئله به مونږ ته نه راتلله او بل چې څو پورې هغه ورځنۍ خبره ده چې انیسه بی بی ورته اشاره اوکړه نو مونږه خو ناست یو، یوه ګهنټه به مونږ نور ناست وو، تاسو خو رښتیا درې ډیر ښه ریزولیوشنز موؤ کړل خو یوه ګهنټه به مونږه نور ناست وو نو د ممبرانو هغه دغه چې کوم وو، هغه سوال او جواب چې وو، زما

خپل ذاتی طور باندې چې د اسمبلۍ سیشن نه کیږی نو زما کوئسچنز، زما ریزولیوشنز هغه بار بار ریفریش کیږی نو دا لږ غوندې زمونږ سره لږ دغه دے ځکه چې مونږ نه خلق تپوس کوی چې تاسو زمونږ هغه خبره اوکړه او که اونکړه خو دلته اسمبلی کیږی نه، هلته فنډز هم راته نه ملاویږی، فنډز سی ایم صاحب سره کنټرول کیښې دی، هغه راته نه ملاویږی۔ اسمبلی ستاسو په اختیار کیښې ده، د اسمبلۍ سیشن نه کیږی، نه آواز اوچتولے شو، نه څه ډیویلپمنټ کار کولے شو نو مونږ ته خو هم څه لار راته اوښایئ چې مونږ څه وکړو؟ تهینک یو، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>:اوکے۔ عظمیٰ۔

<u>محترمہ عظمیٰ خان</u>: مہربانی، شکریہ مسٹر سپیکر۔ مسٹر سپیکر! اگر منسٹرز اس اسمبلی میں آ بھی جاتے ہیں اور ہمارے کوئسچنز کو Respond کرتے ہیں تو وہ ہمیں ایشورنس دیتے ہیں کہ ہمارا فلاں کام ہو جائے گا، Kindly آپ اپنا کوئسچن واپس لے لیں۔ 27-10-2014 کو میرا بینک آف خیبر کے حوالے سے ایک کوئسچن آیا تھا جس پر منسٹر فار لوکل گورنمنٹ عنایت اللہ صاحب نے مجھے ایشورنس دی تھی کہ ہم آپس میں مل بیٹھ کر اس کے ایم ڈی کو بھی بلاتے ہیں اور آپ کو بھی اور ہم بیٹھ کے اس کا فیصلہ کریں گے، چار مہینے ہو گئے جناب سپیکر، بلکہ پانچ مہینے ہو گئے، مجھے پتہ نہیں منسٹر صاحب کب بلائیں گے ہمیں؟ اگر ایسی ایشورنس۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میڈم! ایک منٹ، میں ایک بات بتاؤں، اس طرح ہے کہ جس قسم کی ایشورنس آجاتی ہے، اگر اس کا Response نہیں ملتا تو آپ Kindly میرے ساتھ ملا کریں اور ضروری اقدامات میں کروں گا اور میں مطلب اس اسمبلی کا اور اس ہاؤس کا تقدس جو ہے نا ہر صورت میں بحال رکھنا چاہتا ہوں۔

<u>محترمہ عظمیٰ خان</u>: ٹھیک ہے سپیکر صاحب! اگر اس کی، اگر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: میں، یہ نہ بولیں تو پھر تو بخت بیدار صاحب! جی فرمائیں۔

<u>جناب بخت بیدار</u>: سپیکر صاحب! څنګه چې زمونږه عظمیٰ خور خبره اوکړه نو ما ته هم تقریباً دوه میاشتې مخکښې د انډسټری ډیپارټمنټ چې کوم ذمه وار ایډوائزر وو عبدالمنعم خان، هغه ما ته Surety په فلور راکړې وه چې په سمیډا کښې چې کومې پیسې د دې صوبې دی او کوم متعلقه د هغې سره مطلب دا دے چې کوم تباه حال شوے دے او چا Approach کړے دے، ما هغه ټائم کښې هم دا خبره

کړي وه چې دا پیسې چونکه د بهر پیسې دی، کیدے شی زمونږ نه ټرائیبل والا خپلې پیسې تقسیم کړی او دا پیسې په اربونو روپۍ دی، دا به رانه واپس شی او چې کوم حقدار خلق دی، سمیدا تر اوسه پورې هغه پیسې حقدار خلقو ته اونه رسولې، پینډنګ پرتې دی۔ دلته په دې اسمبلئ کښې ما ته دا یقین دهانی راکړې شوې وه، که د دې اسمبلئ دا معامله وی جناب سپیکرصاحب! د ممبر عزت ستا په لاس کښې دے، ټول دغه ستا په لاس کښې دے نو لږه مهربانی کوئ چې کم ازکم په دې خپلو احکاماتو باندې مطلب دا دے عملدرآمد چې دے هغه یقینی کړئ۔

جناب سپیکر: داسې ده کنه چې دوئ ته زه Written notice ورکوم ډائریکټ، Written notice ورته ورکومه او یوه هفته کښې زه د هغوی نه جواب غواړم چې کوم ایشورنس دوئ ورکړے وو، ولې اوسه پورې نه دے کړے؟ سیکرټری صاحب به Written notice ورته ورکړی او یوه هفته کښې به دوئ مونږ ته Response راکړی او د هغې به بیا زه تاسو ته په هاؤس کښې دغه اوکړم۔

جناب حبیب الرحمان(وزیرزکواة): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی حبیب الرحمان صاحب۔

وزیرزکواة: شکریه جناب سپیکر۔ شاه حسین خان یوه خبره اوکړه په دې هاؤس کښې، زه تاسو ته هم ریکویسټ کومه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر زکواة: په دې اسمبلئ کښې د سوالونو جوابونه ورکول Collective responsibility of the cabinet ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اؤ جی۔

وزیرزکواة: د یو وزیر په حیثیت زما هم ذمه داری ده، مخکښې زمونږ سره وزیر قانون و پارلیمانی امور نه وو، اوس شته، طریقه کار موجود دے، لکه هر دغه مونږ به بچ کوؤ نه، دا وزیران به رابنکل غواړی، دوئ به هله سنجیده کیږی چې تر څو پورې تاسو، ګوره زه وزیر یم، زه تاسو ته خبره کومه، ما (تالیاں)

ته مشتاق غنی دغه په ذريعه باندې دغه کړے وو چې زما دوه سوالونه دی، د نجمه شاهين يو سوال دے، يو چې کوم دے د جاويد نسيم يو سوال دے، د دې جوابونه به ما د هغوی سره، ملاؤ شوم تاسو ته ما اشاره هم درکړه خو تاسو داسې خبره اوکړه چې د هغې د پاسه بيا ما تاسو ته وئيل چې ما ته مشتاق غنی ټيليفون کړے دے، دررسمه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اؤ، ما ته ئے وئيلی وو، ما ته ئے وئيلی وو چې زه راځمه۔

وزیرزکواۃ: زما جی دا عرض دے، زما د يو رکن په حيثيت د عهديدار په حيثيت دا عرض دے چې دا وزيران دوئ د سنجيدګئ مظاهره به هله هغوی نه کوی چې د قانون مطابق هر وزير خپل، فرض کړه زه سبا په چھټئ باندې يمه، زه به يو ملګری ته وايمه چې بهئ زما جوابونه به ته ورکوې، که نه وی زمونږ وزير قانون، د قانون مطابق به دے جوابونه ورکوی۔ د شاه حسين د دې خبرې سره زما مکمل اتفاق دے۔

جناب سپیکر: شاه فرمان خان! شاه فرمان خان! يو منټ شاه فرمان خان! دا ډير سيريس ايشو ده، حبيب الرحمان صاحب په دې خبره کوی، يو منټ دا مهربانی اوکړئ، ګوره کوئسچنز چې دی کنه لکه نن خو ما دغه وکړو، Next به زه بالکل دغه نه کومه۔ کوئسچنز ما سره پراته دی، ما ته مثال په طور منسټر دے، پارليمانی لاء منسټر، لاء منسټر د بيا Response ورکوی، مطلب د دې هاؤس د تقدس بحال ساتلو د پاره منسټر به خپل Role play کوی۔۔۔۔۔

وزیرزکواۃ: هسې جی مونږ به خير دے يو بل ته ريکويسټ کوؤ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تر اوسه پورې څومره کوئسچنز چې راځی، منسټر Available نه وی په هاؤس کښې۔

وزیرزکواۃ: دا ګوره جی، اوس خو قانون زمونږ سره پارليمانی امورو وزارت، دا به دے جواب ورکوی، د قانون مطابق زما د کيبنټ ټول ملګری به دا جواب، ټهيک ده چې زمونږ بعضې ملګری به مطمئن نه وی، دا بيله خبره ده خو دا کوم طريقه کار چې دا زمونږ د حکومت د يو دغه په حيثيت زه خو ډير شرم محسوسوم، زه کليئر دا خبره څکه کومه چې مونږ به بچ کوئ نه، ګوره هغه کيسونه چې هغه

ډیر زیات Sensitive وی نو هغې کښې یقیناً چې خیر دے د هغې مطابق تاسو بچاؤ اوکړئ خو چې کوم اوپن، دا اوپن ډیبیټ دے ، معمولی سوالونه دی، مونږ به ټهیک ده 100% ټهیک جواب به نه ورکوؤ، مونږ به 50% جواب ورکړو، مونږ به 40% جواب ورکړو خو دا چې تاسو به مونږ نه بچ کوئ ځکه دا یو نیم کال اوشو تاسو مونږ بچ کوئ نو تاسو زمونږ سره ټهیک ده خو د هغې نتیجه چې کوم ده نو هغه داسې راغلې ده چې اولتیا د هاؤس هغه ډیکورم چې-----

سید محمد علی شاه: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: محمد علی شاه باچا، محمد علی شاه باچا، محمد علی شاه باچا۔

سید محمد علی شاه: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ منسټر صاحب خو ډیرې ښې خبرې اوکړې جناب سپیکر صاحب! خو د زکواة په حوالې سره ما یو ایډجرنمنټ موشن جمع کړے دے او د هغې تقریباً شپږ میاشتې اوشوې او په دې هاؤس کښې ما سره دا کمټمنټ شوے وو چې د هغې د پاره به یو سپیشل کمیټی جوړیږی د سی ایم په سربراهئ کښې جی، خو زما په خیال هغه کمیټی صرف د کمیټۍ د حده پورې جوړه شوې ده او شپږ میاشتې وشوې چې د هغې اوسه پورې میټنګ نه دے شوے ، نو زما منسټر صاحب نه دا ریکویسټ دے چې کم ازکم په هغې کښې هغه هم دا میټنګ رااوغواړی۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب، منسټر صاحب، دیکښې یو منټ زه، زه پوهه شوم منسټر صاحب! دا مهربانی اوکړئ، هغه میټنګ تاسو فوری رااوغواړئ، چونکه اسمبلئ کښې هغه کمیټی جوړه شوې ده او د هغې چې دے نو مطلب شپږ میاشتې وشوې جی۔

وزیرزکواة: ما ته جی بالکل احساس دے ، تاسو Committee constitute کړې ده، زما نه مطلب دا دے د منسټر په حیثیت باندې نه، د چیف منسټر په هغې کښې چې کوم دے ، د هغې چیئرمین دے ، All Parliamentary Leaders چې کوم دی، د هغې ممبران دی، هغه ستاسو او د چیف منسټر چې تاسو دا آرډر کوئ، په کوم تاریخ باندې ئے راغواړئ، ما ته څه دغه نشته خو زه Competent ځکه چې په هغې کښې Involvemnet د چیف منسټر-----

جناب سپیکر: زه نه، سیکرټری صاحب! چیف منسټر سره ما خبره کړې ده چې منسټر نه به ټائم واخلئ او د دې میټنګ چې دے نو دا Immediately Convene کړئ۔ هغه سره زما خبره شوې ده ټهیک شوه جی او چې دا Immediately convene شی-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب!-----

جناب سپیکر: لږ به آرډر کښې هم ساتو کنه، لږ به-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! زه یو ډیر Important خبره کوم۔

جناب سپیکر: دا کوئسچنز چې دی نو دا ما ټول پینډنګ کړل، بلې ورځ ته به ئے، سبائ ایجنډا کښې به دا شامل شی۔ جی منور صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! پچھلے دنوں جنوبی اضلاع، جنوبی اضلاع کښې تقریباً د ډی آئی خان پورې بلکه د ټانک پورې دا ټول د علاقې کسان په ډسټرکټ لکی کښې جمع شوی وو سر! او دا په کال کښې یو ځل دوئ ښکار کوی، دا کرین وال تاسو او مونږه کرین ورته وایو او کونج هم ورته وایو، نو هغه دومره زیات تعداد باندې جمع شوی وو سر! او دوئ ریکویسټ کولو چې کم ازکم د دې ښکار د مونږ ته اجازت راکړی ولې چې دې کسانو سره لائسنسې هم دی، ورسره فیسونه هم دوئ Pay کوی او د هغې باوجود په دوئ باندې پابندی لګیدلې ده، نو دوئ ما سره لکه دا کمټمنټ کړے وو چې یره بهئ زمونږ آواز د اسمبلئ ته اورسیږی، کم از کم د جنوبی اضلاع دا کسان، نور خو دې صوبې کښې داسې څه انټرټینمنټ نشته او که دا کسان چې نن د ښکار د پاره کالو نه دا کوم هغه ئے ساتلې دی، په هغې باندې ښکار کوی سر! نو د دې د پاره تاسو ته زما دا ریکویسټ دے چې As a Speaker کم از کم دې کسانو ته د ښکار اجازت ورکړے شی ولې چې د دوئ سره لائسنسې هم دی او که نه وی نو سر! دا یو Threat، دا یو هغه ئے مونږ ته راکړے دے چې دا کومه انډس هائی وے ده، دا به مونږ تر هغې پورې بند ساتو چې څوپورې مونږ ته د ښکار اجازت نه وی راکړے شوے، نو تاسو ته زما دا ریکویسټ دے چې-----

جناب سپیکر: د قانون مطابق به ان شاء الله کوؤ، چې څه د قانون دغه کښې د ننه وی دائره کار کښې، نو بالکل هغه پکار دی۔

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

2096 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں بجلی کا شدید بحران ہونے کی وجہ سے نئے ڈیمز بنانے کی ضرورت ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ میں پانی کے علاوہ دیگر Sources of Energy بھی دستیاب ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ محدود اختیارات کے پیش نظر صوبائی حکومت اسی حوالہ سے حکمت عملی طے کر چکی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبائی حکومت کون کونسے ڈیمز کیلئے کتنا فنڈ مختص کر چکی ہے، نیز دیگر وسائل توانائی استعمال کرنے کے حوالہ سے صوبائی حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر توانائی و برقیات): (الف) جی ہاں، ملک میں بجلی کے شدید بحران اور قیمتوں میں کمی لانے کیلئے نئے ڈیمز پن بجلی کے منصوبوں کی تعمیر کی ضرورت ہے۔

(ب) جی ہاں، صوبہ خیبر پختونخوا میں پن بجلی کے علاوہ شمسی توانائی اور ہوائی توانائی کے وسائل بھی دستیاب ہیں لیکن ان وسائل سے بجلی کی تیاری کو Generation Cost کے تناظر میں دیکھنا ضروری ہوتا ہے۔

(ج) جی ہاں، صوبائی حکومت نے پن بجلی کی ترقی کیلئے ہائیڈل پاور پالیسی میں ضروری تبدیلی کی ہے تاکہ اس کو Investment friendly بنایا جاسکے۔

(د) جی ہاں، صوبائی حکومت نے ایک جامع ایکشن پلان تیار کیا ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل منصوبوں پر کام مختلف مراحل میں جاری ہے اور صوبائی حکومت نے سال 15-2014 کیلئے درج ذیل فنڈز مختص کئے ہیں:

1۔ رانولیا پن بجلی گھر کوہستان لوئر، 17 میگاواٹ (Construction stage, to be completed by March 2015)

2۔ مچھی کینال پن بجلی گھر مردان، 2.6 میگاواٹ 12 ملین (Construction stage, completed in December, 2014) جبکہ اس سے بجلی کی پیداوار فروری 2015 میں شروع ہو جائے گی۔

3۔ درال خوڑ پن بجلی گھر سوات، 36 میگاواٹ (Construction stage, to be completed by December 2015)

4۔ مٹلتان گورکین پن بجلی گھر سوات، 84 میگاواٹ 600 ملین (Tendering stage)

5۔ لادی پن بجلی گھر چترال، 69 میگاواٹ 200 ملین (Tendering stage)

6۔ جبوڑی پن بجلی گھر مانسہرہ، 10 میگاواٹ 50 ملین (Tendering completed)

7۔ کوٹو پن بجلی گھر دیر لوئر، 40 میگاواٹ 100 ملین (Tendering stage)

8۔ کروڑہ پن بجلی گھر شانگلہ، 12 میگاواٹ 40 ملین (Tendering completed)

محکمہ توانائی بجلی کیلئے صوبائی حکومت نے سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں 3046 ملین روپے مختص کئے ہیں جو کہ آج تک محکمہ توانائی اور بجلی کو پچھلے سالوں کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ملنے والی رقم میں سب سے زیادہ ہے۔

9۔ اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے 356 چھوٹے پن بجلی گھروں کیلئے 6.7 ارب روپے مختص کئے ہیں جس سے مجموعی طور پر 35 میگاواٹ بجلی پیدا ہو گی۔

10۔ دیگر وسائل سے بجلی بنانے کیلئے حکومت نے دو منصوبے شروع کئے ہیں جس سے 200 موضع جات کے 5800 گھروں کو شمسی توانائی سے بجلی مہیا کی جائے گی۔

2179 _ جناب جاوید نسیم: کیا وزیر اطلاعات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبائی انفارمیشن ضلع پالیسی کے تحت تمام اشتہارات محکمہ انفارمیشن کے ذریعے جاری کئے جاتے ہیں جبکہ اکثر اشتہارات ڈائریکٹ جاری کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ڈائریکٹ جاری کئے گئے اشتہارات کی مالیت بتائی جائے، نیز ڈائریکٹ اشتہارات کیوں جاری کئے جاتے ہیں، وجوہات بتائی جائیں؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر اطلاعات): (الف) گورنمنٹ کی ایڈورٹائزمنٹ پالیسی برائے سال 2009 کے تحت تمام سرکاری ادارے اپنے اشتہارات محکمہ اطلاعات کے ذریعے شائع کرانے کے پابند ہیں۔ جو اشتہارات سرکاری محکموں کی جانب سے ڈائریکٹ جاری کئے جاتے ہیں، وہ گورنمنٹ کی پالیسی کی کھلم کھلا خلاف ورزی اور ان کا محکمہ اطلاعات کے ساتھ نہ کوئی تعلق ہے اور نہ ہی مالیت کے بارے میں

محکمہ اطلاعات کے پاس کوئی معلومات ہیں۔ ان کی مالیت صرف انہیں محکموں کو معلوم ہوتی ہے جو ڈائریکٹ اشتہارات جاری کرتے ہیں کیونکہ وہ اخبارات جو ڈائریکٹ اشتہار شائع کرتا ہے، وہ ڈائریکٹ اپنا بل اسی محکمے کو بھیجتا ہے اور محکمہ خود اس کے اس اخبار کو ادائیگی کرتا ہے۔

(ب) مزید برآں محکمہ اطلاعات کے پاس صرف ان اشتہارات کا ریکارڈ موجود ہوتا ہے جو محکمہ اطلاعات گورنمنٹ پالیسی کے تحت خود جاری کرتا ہے۔

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: زہ یو اعلان کوم ہولو دغہ تہ، زہ یو اعلان کوم، ستاسو د ہولو د پارہ دے۔آپ سب کی سہولت کیلئے ہم نے موبی لنک فرنچائز کے اہلکاروں کو صوبائی اسمبلی میں مدعو کیا ہے، جو معزز ممبران موبی لنک جاز کا نمبر استعمال کر رہے ہیں، Verification کیلئے ان اہلکاروں سے اولڈ اسمبلی ہال میں رابطہ کریں تاکہ شناختی کارڈ کے ساتھ ساتھ Sims verification ہو سکے جو بھی چاہتا ہے، موبی لنک کا، اس کا ہم نے کیا ہے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! یہ دوسرے جو فرنچائزز ہیں، ان کو بھی بلا لیتے سر؟

جناب سپیکر: ہاں، سیکرٹری صاحب! باقی کو، باقی کو بھی بلائیں نا تاکہ ان کیلئے کوئی سہولت بن سکے۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! زہ یو خبرہ کوم۔

جناب سپیکر: جی، یہ چھٹی کی درخواستیں اناؤنس کر لوں پہلے، ٹھیک ہے جی؟

مفتی سید جانان: جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب زاہد درانی صاحب، ایم پی اے 16-02-2015؛ جناب محمود خان، وزیر آبپاشی 16-02-2015 تا 18-02-2015؛ جناب ملک قاسم خان خٹک، ایڈوائزر 16-02-2015؛ محترمہ دینا ناز صاحبہ، ایم پی اے 16-02-2015؛ جناب ملک ریاض صاحب، ایم پی اے 16-02-2015؛ جاوید نسیم 16-02-2015؛ جناب ڈاکٹر حیدر علی صاحب، 16-02-2015 و 17-02-2015 اور جناب سمیع اللہ علیزئی صاحب، 16-02-2015۔ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب! بِسۡمِ ٱللَّهِ۔ جی مفتی جانان!

مفتی سید جانان: جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ زما جی دغه ملګرو لکه کوم رنګې خبره ده، زما هم دغسې خبره ده۔ جناب سپیکر صاحب، د ایم پی اے او د ایم این اے یو ډیر لوئې نوم وو دغه صوبې کښې، دغه ټول ملک کښې خو دغه صوبې کښې ډیر لوئې نوم وو خو جناب سپیکر صاحب! زه به دا بدبختی اوګڼړم چې مونږ کوم دفتر ته لاړ شو، چرته لاړ شو، مشرف دور کښې چې د کومو کونسلرانو قدر او عزت وو، غالباً هغه به مطلب دا دے د دغه وخت د ایم پی اے او ایم این اے نه د هغه خلقو عزت زیات وی۔ بیا جناب سپیکر صاحب! مونږ چې هغلته نه مایوسه شو، مونږ تاسو ته خبره راؤړو خو دلته چې مونږ کومه خبره اوکړو جناب سپیکر صاحب! هغه صرف د الفاظو پورې محدوده وی، په هغې باندې هیڅ څه عملدرآمد نه کیږی۔ تیر اجلاس کښې جناب سپیکر صاحب! ما د خپلې علاقې او د خپلې حلقې یو مظلومیت تاسو ته دغه ځائې کښې بیان کړلو چې زما تقریباً دریویشت کروړه روپۍ دی، په دریویشت کروړه روپۍ باندې اول د حکومتی خلقو په اشاره باندې، حکومت هغې باندې لاس ایښے وو، نه ئے تقسیمولې، په 09/09 باندې جناب سپیکر صاحب! مونږ سکیمونه جمع کړی دی، بیا په هغې باندې ډیډ ک چیئرمین DDC کړې ده، بیا وړباندې Pre DDC شوې ده، د هغې باوجود جناب سپیکر صاحب! یوه حلقه 42 ده او یوه حلقه 43 ده، 42 حلقې ته ټولې خپلې روپۍ ملاؤ شولې، ما ته روپۍ نه ملاویږی، زما 23 کروړ روپۍ هم دغه شان پرتې دی۔ ولې پرتې دی جناب سپیکر صاحب؟ دا ستاسو د حکومتی پارټۍ یو وفد زما د ضلعې راغلے دے، وزیر اعلیٰ صاحب ته ئے وئیلی دی چې که مفتی صاحب دا پیسې ولګولې، مونږ بلدیات نشو ګټلې۔ جناب سپیکر صاحب! زه دا وایم په فنډونو باندې ووټونه نه ګټلې کیږی او د ظلم دا تورې شپې جناب سپیکر صاحب! دا تیریږی، بیا دغه ځائې کښې جناب سپیکر صاحب! تاسو ما ته یقین دهانی اوکړه چې مظفر سید صاحب به تا سره کښیني۔ سپیکر صاحب! مظفر سید صاحب کمیټی جوړه کړه، تاسو مو یو ځلې نه پینځه ځلې تاسو ته مې ګزارش دروړلو، درخواست مې درته اوکړو چې زما خلقو سره ظلم کیږی، تاسو جناب سپیکر صاحب! ما ته وئیلی وو چې دا کسان به درسره کښیني، ستا مسئله

به حل کړی۔ جناب سپیکر صاحب! زه دا ګزارش کوم چې دا زما حلقې سره ظلم دے، زما عوامو سره ظلم دے، چې زما عوامو سره ظلم کیږی، دلته ما ته د ناستې څه ضروت دے؟ زه دې ټول د اپوزیشن خپلو ملګرو ته دا ګزارش کوم چې زما ټینډرې ئے لګولې دی، اخبار کښې راغلې دی، دوه کروړه سپیشل پیکج هغه هم ما نه دغه حکومت ایسار کړلو او 23 کروړ زما د ګیس رائلټی هغه ما نه دغه حکومت ایساره کړه۔ جناب سپیکر صاحب، ما ته په دغې ایوان کښې د ناستې هیڅ څه حق نشته دے، زما دې ملګرو ته دا ګزارش دے، زه مظلوم یم، زما آواز واؤرئ او دغه جابر حکمران په دې باندې خبر کړئ جناب سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر:</u> ستا سبا که خیر وی مونږ په ایجنډا اخستے دے، مونږ په ایجنډا سبا دا ستاسو اخستے دے خو زه د دې د پاره یو دا کوم چې زه تاسو ته یو کمیټی جوړومه، سپیشل کمیټی مفتی صاحب!

<u>مولانالطف الرحمان (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> مولاناصاحب، مولاناصاحب!

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر:</u> مولانا لطف الرحمان صاحب، جی جی، لطف الرحمان مولانا خبره اوکړی جی۔ لطف الرحمان مولانا صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> سپیکر صاحب! دا مفتی جانان صاحب چې کومه خبره اوکړه، مفتی جانان صاحب دا خبره څو ځله په فلور باندې ستاسو مخې ته راوستې ده او بیا په دې باندې هغه سره دا کمټمنټ هم شوے دے چې مونږ به ستا د دغې مسئلې حل رااوباسو۔ بیا په هغې باندې دغلته د دې سکیمونو باقاعده ټینډرز هم لګیدلی دی، منظوری ئے هم شوې ده او د هغې باوجود د یوې حلقې د ممبر هغه باقاعده اناؤنس شول، په هغې کار شروع شو او د ده د حلقې هغه کارونه ټول رکاؤ شوی دی، نو د یو ممبر سره دا سلوک کول او د حکومت په هدایاتو باندې دا سلوک هغه سره کول، نو زه دا وایم چې د مفتی جانان دا خبره ډیره په حقه باندې ده او دوئ چې کومه خبره کوی، مونږ ټول د دوئ ملګرتیا کوؤ او زه دا

وایم چې د دې مسئلې تاسو خپله یو هغه پکښې رااوباسئ چې د دې حل رااوځی ځکه چې د حکومت د طرف نه خو د دې جی څه اطمینان بخش جواب نه راځی۔

جناب سپیکر: زه بالکل دوئ، یو منټ زه لږ دغه ورکړم، دا مسئله حل کوم د مفتی صاحب۔ دا سې کوؤ چې په دې باندې یو کمیټی، سپیشل کمیټی جوړوؤ چې هغې کښې مفتی صاحب پخپله، ضیاء الله بنګش او ستاسو د ساؤتھ یو دریم کس چې په یوه هفته کښې دننه دننه مونږ ته رپورټ راکړئ او اسمبلی به هغه Adopt کړی، د هغې مطابق به اوګورو۔

جناب قربان علی خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر!

جناب سپیکر: جی جی، جی قربان خان۔

جناب قربان علی خان: ډیره مننه، تهینک یو ویری مچ۔ سپیکر صاحب! مونږ هغه بله ورځ په پوائنټ آف آرډر باندې پاځیدو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب قربان علی خان: خو مونږ ته وخت ملاؤ نشو نو مونږ بیا بل ځائې ته خامخا به ځو، بل فورم ته او مونږه نه غوښته چې د کور خبره حجرې ته لاړه شی ځکه بده لګی چې د کور خبره حجرې ته ځی او د حجرې خبره سړی په کور کښې کوی خو که مونږ ته لار نه ملاویږی، مونږ به دغسې کوؤ۔ سپیکر صاحب، هغه ورځ یو ډیره ښه ایشو وه، یو شاعر وئیلی دی چې:

ے چا اوښ اوخوړو چا مهار اوخوړو

خو یو منسټر صاحب راغلو هغه ټول کاروان اوخوړو

(قہقہے اور تالیاں)

جناب قربان علی خان: صاحبه! زه به نن یو تاریخی خبرې کوم، یو لیډر بل لیډر ته وئیلی وو، ما ته اوس هم یاد شی، مونږه به واړه وو، اسمبلئ کښې به مې کتل نو مونه به ئے نه اخلم۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: واخله، واخله۔

جناب قربان علی خان: نومونه ئے ځکه نه اخلم چې هغې کښې بیا دا راځي چې یره دا د دې پارټئ د دغه نه خبرې کوی یا د دې نه کوی، هغه یو لیډر ته اووئیل چې صاحبه یو سړے وو د هغه کور وو د سړک په غاړه، سوری د سیند په غاړه هغه چې اوکتل بچی ئے وو درې څلور، هغه چې اوکتل نو ورسره مخامخ سیند بهیدو نو چې فکر ئے اوکړو، وئیل ئے غریب یمه نه کور بدلولے شم او نه مې وس رسی چې دا سیند د مخې نه اخوا کړم نو هغه دریواړه یا دواړه بچی ئے اونیول د لاسه او سیند ته ئے ورواچول او هله رااووتو چې هغه دواړو باندې ئے لامبو زده کړه، نو دا خبره داسې ده چې مونږه لامبو ایزده کړې ده (تالیاں) مونږه سیاست کولے شو، مونږ ته خوږې ګولئ مه راکوئ، مونږ ته طمعې مه راکوئ، دا طمع چې ده دا ډیر خراب شے دے۔ په دې باندې زما یو لیونی شاعر ډیر ښائسته وئیلی دی، هغه به هم درته اووایم او خوشحال بابا پرې د هغه نه هم ښائسته وئیلی دی۔ وائی، دا د درې ټکو نه جوړه شوې،'ط' ،'م' ،'ع' ، وائی دا ټول ټکی په لاندې راځی، دیکښې په بره باندې یو هم نه ځی، دا ډیر خراب شے دے، په طمع به هیچرته نه کښینئ۔ صاحبه! ډیر زیات خفه یم، زړه مې ډیر ډک دے، ما مینډیټ اخستے وو په میرټ، ما د اسلام نوم نه وو اخستے، ما د نیشنلزم نوم نه وو اخستے، ما د سوشلزم نوم نه وو اخستے او که دا د میرټ دهجیاں دلته دغه کیږی نو ما امانت راوړے دے، زه چې په دې کرسئ ناست یم، ما سره امانت دے او د هغې مخ نیوے به زه کوم۔ تا اته سوه کسان بهرتی کړل، ما ته رااوګوره او دا دغه اوکړه، دا میرټ تا د کوم ځائې نه، دا Criteria د کوم ځائې نه جوړه شوې وه خو زه به د هغه لیډرز خبرې نه کوم، ما د مفتی صاحب هم خدائے د اوبخښی سپیچ اوریدلے دے، ما د بهټو هم اوریدلے دے، ما د قائد اعظم فرمودات او ارشادات هم اوریدلی دی، ما دلته نور ښه ښه سپیکران خپل اوریدلی دی خو زه به هغه خبرې نه کوم ځکه چې زه پوهه شوم چې په هغه خبرو هیڅوک هم نه پوهیږی۔ Let it be very frankly، اوس په ډیر Simple words کښې زه هغه خپله خبره کوم ځکه چې زه پوهه شوم چې د حکومت چاروا کی په دې نه پوهیږی، نو زه به د دې نه سټارټ واخلم چې "منی بدنام ہوئی ڈارلنگ تیرے لئے"

(تالیاں)

ایک رکن: ستا څوک ډارلنګ دہ ؟

جناب قربان علی خان: زما ډارلنګ دہ، زما هم ډارلنګ شته او زما ډارلنګ دے زما میرټ، یو پکښې منا هم دے ، هغه ټولې خبرې به د رته نن کوم، دلته یو منا هم دے او خیال کوئ، دومره مخکښې مه ځئ چې اخر کښې زه وینم چې حساب اونشو نو ډیر زر به یو هور رااوچتیږی او هیڅ به هم نه وی او درهم برهم به شی هر څه او د حکومت چارواکی به د هغې ذمه وار وی، د هغې آئیډیالوجی به ذمه وار وی، د هغې زما د خان منشور به ذمه وار وی چې دوئ لګیا دی او زه بار بار دا چغې وهم چې There is black sheep's in my، سفونو کښې څکه تاسو ما ته دا رولنګ راکوئ، ما ته دا خوړه ګولئ راکوئ چې دا کینسل شو، زه ئے نه منم چې تاسو ما سره دا اومنله چې دا کینسل شول نو وزیر موصوف Should stepdown from his office (تالیاں) او هغه Concerned، هغه Concerned officials چې دیکښې چا دا دغه کړے دے، زه پرې دا تور لګوم چې هغوی به هم Suspend کیږی۔ ما ته به د حکومت چارواکی نن دا بیان راکوی، ما ته به د دې صفائی به راکوی او که رائے نکړه نو بیا به زه ډارلنګ پسې هم ګرځم څکه ما ته پته نشته، هغه ډارلنګ څوک دے او منی د هم د دې نه پس، یو دوه منی نور هم دی، هغوی د هم خیال کوی، هغه یو خو ډیره بې شرمه منی دہ۔ اوکے سر! السلام علیکم۔

جناب سپیکر: زما خیال دے کال اٹینشن راغلے دے د محمد علی شاه باچا نو بس دا به مونږ واخلو۔ محمد علی شاه باچا! ستا دے ؟ د محمد علی شاه باچا کال اٹینشن دے ، په دې باندې به خبره وکړو۔ محمد علی شاه باچا! پلیز۔

مفتی سید جانان: زما د خبرې خو څه جواب اونشولو جی ؟

جناب سپیکر: هغه مونږه کمیټی جوړه کړه کنه جی۔

مفتی سید جانان: زه-----

جناب سپیکر: مفتی صاحب! محمد علی شاه باچا پریږده چې دے خبره اوکړی۔

مفتی سید جانان: ما ته جی-----

جناب سپیکر: ستا خبره کوری۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: زه دا وایم چې ما هغه Proofs راوړی دی چې ډیره بې انصافی شوې ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ما تاسو ته اووئیل، ما کمیټی جوړه کړه، کمیټی، کمیټی مې جوړه کړه۔ شاه فرمان خان! شاه فرمان!

(شوراور قطع کلامیاں)

سید محمد علی شاه: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یو منټ، محمد علی، شاه فرمان۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر! جناب سپیکر، زه نه، جناب سپیکر! یو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں! شاہ فرمان خان۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر!

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاه فرمان!

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مولاناصاحب جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! دا مړه، نو اودریږه کنه، جناب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شاه فرمان خان، مولانا صاحب۔۔۔۔۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی شاه فرمان خان! خبره کوه، خبره کوه، شاه فرمان!

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: هاؤس آرډر کښې کړئ، تاسو په قلاره کښینئ۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان! شاہ فرمان!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: نو خیر دے ، خیر دے پہ مزه مزه ، پہ مزه مزه درکومه خیر دے خوند وی۔ جناب سپیکر! کیونکہ ایک حکومتی رکن نے حکومت کی پرفارمنس کے اوپر انگلی اٹھائی ہے اور انہوں نے بڑا، انہوں نے لیڈر شپ کا Example دیا ہے، انہوں نے لیڈر شپ کا Example دیا ہے، میں اس کا جواب دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یا هلکه! زمونږ دې ملګرو ، مړه اپوزیشن درله کار۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اگر اس طرح ہوتا ہے تو میں پھر اس کو ایڈجرن کرلوں گا، میں اجلاس کو، اگر اس طرح اسمبلی کے ڈیکورم کا خیال نہیں رکھا جاتا تو پھر کیا کریں گے اس کا؟ شاہ فرمان صاحب! آپ دونوں دیکھ لیں جو بھی ان کے ایشوز ہیں، وہ دیکھ لیں، اس کے ساتھ بات کرلیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں، میں اس کے اوپر چونکہ یہ حکومتی رکن ہے اور ان کو جواب دینا چاہوں گا، ہاؤس کو جواب دینا چاہتا ہوں، اگر ڈیکورم Maintain ہوگیا تو۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: دا دوئ په څه اعتراض کوی ؟

جناب سپیکر: محمد علی شاہ باچا! محمد علی شاہ باچا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں پندرہ منٹ، پندرہ منٹ کیلئے میں چائے اور نماز کیلئے بریک دیتا ہوں، پندرہ منٹ، پندرہ منٹ کیلئے بریک۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: محمد علی شاه باچا څه شو؟ محمد علی شاه باچا ، محمد علی شاه باچا۔ چلو محمد علی شاه باچاصاحب چې ترڅو نه دے راغلے ، ګوهر نواز شته؟ بنه دا لیجسلیشن به اوباسو دې دوران کښې۔ امتیاز شاہد صاحب، یہ جو لیجسلیشن ہے، آپ اس کو وہ کردیں تاکہ جو، وہ آجائیں گے۔ آئٹم نمبر 8، آنریبل منسٹر فار کلچر، یہ لوگ پہنچ جائیں گے ناتو باقی آگے چلائیں گے۔ جی، امتیاز شاہد صاحب! آئٹم نمبر 8۔

<u>جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون)</u>: ہائرایجوکیشن کے تو موجود ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ بولیں۔

<u>Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law)</u>: Mr. Speaker Sir, I beg to move to introduce the Khyber Pakhtunkhwa University (Amendment) Bill, 2015, in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> Item No. 8, item No. 8.

<u>وزیر قانون</u>: آئٹم نمبر 8 ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: آج کا ایجنڈا، آئٹم نمبر 8۔

<u>وزیر قانون</u>: میرے پاس تو آئٹم نمبر 8 یہی ہے، خیبر پختونخوا یونیورسٹی (امنڈمنٹ) بل۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کل کا ایجنڈا ہے، یہ ابھی تقسیم کیا ہے۔ شاہ فرمان صاحب۔

<u>Minister for Law:</u> Sorry, sorry.

مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

{خیبر پختونخوا سنسر شپ آف موشن پکچرز (فلمز، سی ڈیز، ویڈیوز، سٹیج ڈرامازاینڈ شوز) مجریہ 2015}

<u>Mr. Shah Farman (Minister for Public Health Eng;):</u> Mr. Speaker! I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Censorship of Motion Pictures (Films, CDs, Videos, Stage Dramas and Shows) Bill, 2015, in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا میٹرنٹی بینیفٹ مجریہ 2015)

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Minister for Labour, Honourable Minister for Labour, item No. 9 and 10: Shah Farman.

<u>Minister for Public Health Eng;:</u> Mr. Speaker Sir, the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefit (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefit (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses

1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا میٹرنٹی بینیفٹ مجریہ 2015)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Labour.

Minister for Public Health Engineering: The Khyber Pakhtunkhwa Maternity Benefits Bill, 2015 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Maternity Benefit (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say' No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا آرمز مجریہ 2015)

Mr. Speaker: Item No. 11 and 12: Honourable Minister for Law.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Arms (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Arms (Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 and 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 and 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 and 2 stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا آرمز مجریہ 2015)

<u>Mr. Speaker</u>: 'Passage Stage': Honourable Minister for Law.

<u>Midinister for Law</u>: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Arms (Amendment) Bill, 2015 may be passed.

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Arms (Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Interruption)

<u>جناب سپیکر:</u> یو منټ، زہ تا لہ موقع درکوم، دغہ راغلے دے کنہ، گوھر نواز؟

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی:</u> سر! چونکہ اس میں میں بھی شریک ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> اوکے، اوکے۔ میڈم انیسہ زیب!

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی:</u> شکریہ جناب سپیکر۔

Janab Speaker! This is, I like to draw your attention towards a matter of public urgent importance that in 2007, the Government of Khyber Pakhtunkhwa through a notification had exempted the affectees of Tarbela Dam residing at Kalabat Township, District Haripur from the payment of drinking water charges. Now, it has come to our notice that the Government has withdrawn the notification. The people of the area have suffered allot and this order is causing grievance.

جناب سپیکر! یہ ہم نے، میں نے اور گوہر نواز خان اور ہمارے جو بھائی ہیں، فیصل زمان صاحب، ہم نے Jointly move کیا ہے۔ تربیلہ ڈیم کے متاثرین نے بہت زیادہ قربانی دی ہے اور اسی لئے یہ ایک Special concession دی تھی۔ اس سے پہلے بھی ان کیلئے بہت سی Concessions ہیں، تو وہ ایک نوٹیفیکیشن جو بعد میں حکومت نے کیا کوئی 22 جولائی 2014 کو اور ان کی وہ Withdraw کی Concession، لیکن پھر ایک وفد ہم وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس لے کر گئے اور وزیر اعلیٰ صاحب نے

بہت ہی مہربانی کرتے ہوئے اس کی دوبارہ Approval دی اور وہ دوبارہ گیا لیکن پھر اب یہ اس صورتحال میں جب ہم نے یہ موؤ کیا تھا، اس کے بعد یہ فیصلہ ہوا تھا تو انہوں نے اس کی Approval دی تھی۔ آنریبل منسٹر اس وقت باہر عمرہ پر گئے ہوئے تھے لیکن وہ کیس اب ان کے پاس آیا ہے اور Finally وہ جا کے ہوگا، وزیراعلیٰ صاحب کو پورا Background بتایا گیا اور اس کی روشنی میں انہوں نے اس کی Kind approval دے دی تھی، تو میں چاہ رہی تھی کہ اگر آج یہ آگیا ہے، منسٹر صاحب بھی موجود ہیں، فنانس والے بھی ہیں تاکہ اس پہ پیشرفت کوئی ہمیں بتادیں اور اس اہم صورتحال کے حوالے سے متاثرین ڈیم کی جو ایک مشکلات ہیں اور ان کو جو ایک Special concession دی گئی تھی، اس کی روشنی میں اس مسئلے کو اگر حل بھی کر دیں تو یہ ایک بڑی بات ہوگی۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان صاحب! شاہ فرمان صاحب!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جناب سپیکر! یہ چونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، اکبر ایوب صاحب بھی بات کرنا چاہتے ہیں اسی ایشو پر، پھر آپ کر لیں۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): میں کر لوں پھر آپ کر لیں۔ ٹھیک ہے نا، میں اپنا۔۔۔۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں صرف یہ ایک بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ ہمارے Under نہیں ہے اور یہ عنایت اللہ صاحب کے Under آتا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا اچھا، ٹھیک ہے۔ اکبر ایوب صاحب بات کریں، اس کے بعد۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! چونکہ میرا بھی ہری پور سے تعلق ہے، جو میڈم نے ادھر ایک قرارداد پیش کی ہے جی، میں بھی اس کی Fully support کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے پورے پاکستان کیلئے قربانی دی اور جو تھوڑی بجلی آج ادھر آپ کو نظر آرہی ہے، یہ ان لوگوں کی بدولت ہے اور این ایچ آر کی مد میں، نیٹ ہائیڈل رائلٹی کی مد میں اربوں روپے صوبائی حکومت کو ملتے ہیں، اس میں سے اگر ڈیڑھ کروڑ روپے صوبائی حکومت دے رہی ہے تو میرا خیال ہے اتنی بڑی کوئی بات نہیں ہے، اسی لئے میں اپنی سپورٹ بھی ان کو دیتا ہوں جی اور آپ سے گزارش یہ ہے کہ اس آرڈر کو Implement کرایا جائے تو اچھا ہے۔

جناب سپیکر: عنایت خان! عنایت خان، سینیئر منسٹر۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! یہ جو کال اٹینشن نوٹس ہے، یہ Originally پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کو ریفر کیا گیا اور تھوڑی دیر پہلے انہوں نے مجھے کہا کہ یہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ سے Related ہے، مجھے نہیں پتہ تھا کہ اس قسم کا کال اٹینشن نوٹس اسمبلی کے ایجنڈے پر ہے۔ سر، یہ جو میونسپل کمیٹیز ہیں اور کارپوریشنز ہیں اور ڈسٹرکٹ کونسلز ہیں، یہ Basically میونسپل سروسز دیتی ہیں جس میں پانی اور صفائی اور سیوریج اور سینی ٹیشن کا نظام اس کے بنیادی وہ امور ہیں جو میونسپل کمیٹیز دیتی ہیں اور اس کیلئے جو سٹاف انہوں نے رکھا ہوا ہوتا ہے، اس کیلئے فنانس سے کوئی فنڈز نہیں ملتے ہیں، سال میں فنانس سے Weak MCs کے نام پہ کچھ گرانٹ ملتا ہے لیکن وہ بھی بڑی مشکل سے فنانس سے نکالا جاتا ہے۔ یہ خود یہ پیسے Generate کرتے ہیں، میونسپل کمیٹیز خود اپنے فنڈز Generate کرتی ہیں، میونسپل کارپوریشنز خود اپنے فنڈز Generate کرتے ہیں اور اس سے پھر لوگوں کو میونسپل سروسز دیتے ہیں۔ ظاہر ہے میونسپل سروسز کے لوگوں کی تنخواہیں جو ہیں اور وہ جو سروسز دیتے ہیں، وہ اگر لوگوں کی طرف سے پانی کا وہ Water rate نہیں بھیجیں گے، ٹیکسز نہیں بھیجیں گے تو یہ سلسلہ نہیں چلایا جاسکے گا۔ چونکہ کھلابٹ ٹاؤن شپ کا مخصوص ایک وہ ہے اور مجھے نہیں معلوم اس کی Background کہ دوبارہ کیسے اور کیوں اور کس Context میں اس کو Show کیا گیا اور کس لئے پہلے کس نوٹیفکیشن اور کس Understanding کے تحت اس کو Withdraw کیا گیا تھا، Financial matters ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ میں ان کو یہ Promise کرتا ہوں کہ I will look into it، میں دیکھوں گا، سی ایم صاحب چیف ایگزیکٹیو آف دی پراونس ہیں، اگر انہوں نے کوئی Decision کیا ہے تو اس کو تو ہم Implement کریں گے لیکن Let me look into it کہ مجھے اتنا موقع دے دیں۔ دیکھیں حکومتیں اس طرح نہیں چلائی جاتی ہیں، سچی بات یہ ہے کہ فنانشل ایشو ہے اور ایک کمیٹی کا ایشو ہے اور بالکل یہ میرے ذہن میں ہے، کھلابٹ ٹاؤن شپ کے لوگوں اور اس کے متاثرین نے جو قربانیاں دی ہیں، I acknowledge those sacrifices لیکن I will look into it۔

راجہ فیصل زمان: سر!

جناب سپیکر: جی فیصل صاحب۔

راجہ فیصل زمان: سر! اصل میں میں اپنے بھائی کو یاد کرانا چاہتا ہوں، انہی کی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا تھا، میرے بھائی جو منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، انہی کی گورنمنٹ نے اس وقت فیصلہ کیا تھا اور اس میں دو آپشنز تھے، یا بجلی کے کچھ یونٹس معاف کر دو یا پانی معاف کر دو۔ اس وقت کی حکومت نے یہ فیصلہ کیا تھا، بجلی کا ہم پہ بوجھ زیادہ آتا ہے لہذا ہم پانی معاف کر دیتے ہیں۔ اب ایشو یہ ہے کہ وہاں کے لوگ یہ سمجھتے ہیں، شاید آپ کی گورنمنٹ نے یہ سب کچھ کیا ہے، یہ Blame آپ کی پی ٹی آئی کی جو گورنمنٹ ہے، اس پہ آ رہا ہے کہ وہ اس چیز کو ختم کرنا چاہتے ہیں، لہذا اسی چیز کو Endorse اکبر ایوب خان نے بھی کیا ہے، وہ اسے سپورٹ اس لے کر رہے ہیں کہ وہ نیک نامی حاصل کرنا چاہتے ہیں، بدنامی نہیں اپنے ذمہ ڈالنا چاہتے، لہذا منسٹر صاحب ایک ایسا سٹیٹمنٹ دیں جس میں Encouragement ہو، یہ نہ ہو کہ ہم یہ دیکھیں گے، وہ دیکھیں گے، ایک فیصلہ ہوا ہے، ہو رہا ہے اور وہ ان لوگوں نے قربانیاں دی ہیں، سب کے سامنے ہے اور اتنی بڑی چیز بھی نہیں ہے اور پچھلے آٹھ سال سے ہو رہی ہے یہ چیز، کوئی پانچ مہینوں سے نہیں ہو رہی ہے، پچھلے آٹھ سال سے ہو رہی ہے، لہذا ہم اس پہ آپ کی طرف سے، عنایت اللہ خان صاحب میرے بھائی ہیں اور بڑے Respectable ہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح وہ سسٹم چلتا رہا، چلتا رہے کہ یہ Embarrassment ٹریژری بنچز کی میرے دو ایم پی ایز کیلئے بھی ہے، چاہے ہم اپوزیشن سے بھی ہیں لیکن ان کیلئے بھی لوگ انگلی اٹھاتے ہیں، کہ شاید آپ نے یہ شرارت کی ہے، اسی لئے میرے بھائی نے کھڑے ہو کے اپنے آپ کو کلیئر کیا کہ میں اس کو Endorse کرتا ہوں، اس کو سپورٹ کرتا ہوں تو گورنمنٹ کی طرف سے بھی ہمیں سپورٹ ہے، اپوزیشن کی طرف سے بھی سپورٹ ہے، اس میں تو کوئی درمیان میں تو کوئی ایسی چیز نہیں رہتی کہ اس کو نہ مانا جائے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی، میرے بھائی نے، میری بہن نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ایک Genuine issue ہے، آپ ان کو میڈم، آپ میڈم!

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ I am grateful to the honourable Members، اکبر ایوب صاحب اور راجہ صاحب جو ہیں، انہوں نے بھی سپورٹ کیا، میں منسٹر صاحب کی limitations کو سمجھتی ہوں، مجھے اندازہ ہے کہ وہ شاید اس وقت Picture پہ نہ ہوں Because he was out of the Country لیکن مجھے یقین ہے کہ اب تک جو سی ایم صاحب نے Approval دی ہے، ان کے ساتھ باقاعدہ بات چیت ہوئی اور یہ چیز لیول تک آ گئی، I am well aware of the fact Mr. Speaker! that the operation and maintenance

of water supply schemes are in purview of the Local Government and your MC جو ہے وہاں کی، اس کا اختیار ہے لیکن یہ Special consideration کھلابٹ، باقی جگہوں پہ بھی ہیں، ہم تو نہیں مانگ رہے، ہمیں پتہ ہے کہ یہ طریقہ ہے، وہیں پہ Collection کرتے ہیں لیکن یہ ایک سپیشل ان کی جو ایک قربانی ہے، اس کو Acknowledge کرنے کیلئے یہ دیا گیا ہے اور منسٹر صاحب نے، Positively اس کو میں لے رہی ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ میں He will look into it, he has this realization کہ یہ ایک مسئلہ ہے، ہمیں صرف یہ ایشورنس ہے اور آپ کی طرف سے، اگر ہاؤس کی طرف سے بھی آ جائے We can wait till he examines the file جو سی ایم صاحب نے Approval دی ہوئی ہے، وہ بھی ان کے سامنے آ جائے گی، ان کا بھی یہی Reservation تھا، It`s a matter of only ten million rupees اور آپ کے پاس طریقہ کار ہے، جو بھی طریقہ ہے حکومت کی چٹھی سے اگر ان لوگوں کے لئے جاتے ہیں، منسٹر صاحب کے دور میں جس طرح راجہ صاحب نے بالکل صحیح کہا کہ 2007 میں اس کو Life time، اس نوٹیفکیشن کے اندر ہے کہ It is going to be for life time تو I think, I am sure that he will stand by his government جو پچھلی گورنمنٹ ہے، اس کے فیصلوں پہ-----

جناب سپیکر: عنایت خان۔ دیکھیں اس ایشو کو-----

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر! ایک منٹ۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ توان کا ہری پور کا ایشو ہے، یہ توان کا اپنا-----

جناب محمد شیراز: یہ جو پانی والا مسئلہ ہے، اس میں سر! ہمارے جو تحصیل ٹوپی کے جو گاؤں Affected ہیں، ان کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔ سر، یہ تو جس طرح وہ Affected ہیں تو، (مداخلت) District affected نہیں ہے سر----

جناب سپیکر: جی عنایت خان، عنایت خان۔ ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ سمجھ آ گیا، وہ سمجھ گئے ہیں، وہ Respond کریں گے۔

سینئر وزیر (بلدیات): دیکھیں سر! میں نے بڑا Frankly کہا ہے کہ جو میونسپل کمیٹیز ہیں، وہ اپنے فنڈز خود Generate کرتی ہیں۔ اس میں سے اگر کوئی Decision آ جاتا ہے کہ آپ یہ پیسے مت لیں یا 2007 میں یہ Decision ہوا ہے کہ یہ پیسے آپ مت لیں تو اس کا کوئی مطلب ذریعہ ہو گا کہ کہاں سے وہ پیسے Cover کریں گے، کیا فنانس اس کو پیسے دے گا، Let me look into those things,

لیکن those modalities یہ بات Generally، سچی بات یہ ہے کہ ہمیں Understand کرنا چاہیئے، Generally یہ بات ہمیں Understand کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ ان کے ساتھ میٹنگ کر لیں گے اور جو جو۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): یہ بات ہمیں Understand کرنی چاہیئے کہ آپ ٹیکس نہیں دیں گے تو حکومت کہاں سے مطلب نظام چلائے گی؟

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: منسٹر صاحب! آپ Examine کر کے یہ مسئلہ یہیں پہ لائیں اور آن دی فلور آف دی ہاؤس ہی اس کو پھر ہم فائنل کریں گے، اگر آپ اجازت دیں؟

جناب سپیکر: میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ منسٹر صاحب Properly informed نہیں ہیں، آپ اگر ان کو موقع دے دیں اور یہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: ہم مل بھی لیں گے لیکن Ultimately we will have to come here on the floor of the House، اس کو آپ پینڈنگ کریں۔

جناب سپیکر: پینڈنگ کرتے ہیں۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تھینک یو، بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: اوکے، یہ پینڈنگ ہے۔ اچھا دوسرا ہے؟ میڈم انیسہ زیب طاہر خیلی، ایم پی اے۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ بہت انتہائی اہم مسئلے کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ صوبائی حکومت خیبر پختونخوا نے سرکاری ملازمین کیلئے Civil Servants Retirement Benefit & Death Compensation Act, 2014 اسمبلی سے پاس کروایا ہے۔

جناب سپیکر: (اراکین اسمبلی سے) مہربانی کریں جی، تھوڑا ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال رکھیں، آپ سب مہربانی کریں تھوڑا۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اور مورخہ 29 اکتوبر 2014 سے نافذ العمل ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ بہت سے سرکاری ملازمین اس ایکٹ کے پاس ہونے کے بعد ریٹائرڈ ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک اس قانون سے مستفید نہیں ہو سکے کیونکہ محکمہ خزانہ اس پر عملدرآمد کرنے سے گریزاں ہے اور ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے جس کی وجہ سے سرکاری ملازمین میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! حکومت نے یہ ایک قانون پاس کیا اور اب افسوس ہے کہ آج تک اس کا Benefit کسی کو نہیں ملا جو کہ Immediately جیسے ہی قانون بنا، اس کا اطلاق ہوا، یہ بہت سے لوگ ریٹائرڈ ہو گئے اور آج بھی وہ اس چیز کیلئے میں کہوں کہ They are running from pillar to post، تو یہ مجھے اس بات پہ ہے کہ کیا وجہ ہے کہ قانون پاس ہونے کے بعد ابھی تک اس پر عملدرآمد نہیں ہوا اور اس کا Benefit جس مقصد کیلئے یہ قانون پاس ہوا، وہ نہیں عوام تک پہنچ رہا۔

جناب سپیکر: محمد علی، پارلیمانی سیکرٹری، محمد علی خان۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ میډم واقعی چې ډیر Important issue اسمبلئ ته راوړې ده۔ چونکه د غونډې صوبې د پبلک او د دې عوامو مسئله ده، دوئ سره ما د دې کال اټینشن د راتلو نه مخکښې خبره هم اوکړه، چونکه دا اسمبلئ نه پاس شوے یو بل دے، په هغې باندې ټول ممبران، زمونږه حکومت، پولیټیکل پارټیز په دې باندې ټول متفق وو، Unanimously دا د دې ځائې نه Approve شوے دے خو چونکه فنانس کښې په دې باندې کار روان دے، دا خو ټول لوئې د یو صوبې یو Pendancy یا چې دے، که مونږ لسټ راواخلو او دا خو په زرګونو په لکھونو خلق وی نو په هغې کښې ان شاء الله تعالیٰ زمونږ ډیپارټمنټ ناست دے، دا مونږ مثال په طور په کومه ورځ چې دا بل پاس شوے دے، د دې نه په سبا له کوم څوک ریټائرډ کیږی، ان شاء الله هغه به هم د دې نه Benefit به اخلی، هغه به هم په دیکښې راځی۔ د هغې د پاره یو طریقه کار چې مخکښې سرے چې د هغې نه به څومره پیسې کټ کیدې، بیا چې ریټائرمنټ نه بعد یا اوس د هغې نه په هغې باندې ان شاء الله مونږ تفصیلی هوم ورک په هغې باندې کوؤ، زه دوئ ته دا تسلی ورکوم، ډیپارټمنټ ته هم زه ان شاء الله هدایت ورکوم چې فوری طور د په هغې باندې عملدرآمد شروع شی، Within week, two ان شاء الله چې په هغې مونږه یو پراګریس جوړوؤ او ستاسو مخې له به ئے راؤړو ان شاء الله۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں، میڈم۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ میں جناب پارلیمانی سیکرٹری صاحب کا خاص شکریہ ادا کرتی ہوں، اگر وہ اتنا Vigilant رہیں اور جس طرح انہوں نے کہا ہے کہ ہفتے دو کے اندر اندر اس پہ پراگریس آئے گی تو یہی ہمارا مقصد ہے کہ اس پہ عمل آئے لیکن صرف یہ ہونا ہے کہ چار ماہ گزر گئے ہیں Almost تو چار ماہ میں تو اتنا کوئی بہت زیادہ وہ نہیں ہے، ریکارڈز آپ کے پاس ریٹائرمنٹ کے بھی بنے پڑے ہیں، اسٹیبلشمنٹ کے پاس اور جو جو Deaths ہیں، وہ بھی سامنے ہیں، تو اتنا ٹائم نہیں لینا چاہیئے لیکن بہر حال جو انہوں نے ایشورنس دی ہے تو میں چاہوں گی کہ اس کے اوپر مجھے یقین ہے اور آپ اس کے اوپر عملدرآمد کروائیں گے، اگر نہ بھی ہوا مسئلہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، ان شاء اللہ۔ محمد علی شاہ باچا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! اس میں میری طرف سے بھی تھی لیکن آپ نے مجھے نہیں کہا ہے۔

جناب سپیکر: ہاں آپ کی جوائنٹ ریزولیوشن تھی نلوٹھا صاحب! تو چلو وہ تو۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: مہربانی کر کے اگر میرا اتنا مشکل نام نہیں ہے، اگر نام بھی لے لیتے تو پھر بھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سوری سوری، محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ گزشتہ دنوں خیبر پختونخوا جیلخانہ جات میں بھرتیاں میرٹ کو بالائے طاق رکھ کر کی گئی ہیں اور بعض اضلاع کو نظر انداز کیا گیا ہے جس سے عوام میں بے چینی پھیل گئی ہے اور ممبران اسمبلی کو تحفظات ہیں۔

جناب سپیکر صاحب! دیکښې بحث خو پرې ډېر زیات اوشو جی خو دیکښې جی اوس کوم دا نوټیفیکیشن راغے د کینسلیشن جی، دا نوټیفیکیشن ما سره دے، کیدے شی تاسو کتلی وی پکښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: یس۔

سید محمد علی شاہ: خو زما په خیال چې په دې نوټیفیکیشن باندې به هغوی ته یو لاره ملاؤ شی د کورټ د پاره جی، کینسلیشن آرډر خو پکښې راغلے دے خو زما دا یو ریکویسټ دے، که دیکښې سپیشل کمیټی تاسو جوړه کړې وے یا پکښې اوس

جوړوئ او هغې کښې پراپر انکوائری شوې وے چې دا دوئ کړی په کومه طریقه دی، میرټ پکښې شوے دے، نه دے شوے نو هغه یو صحیح طریقه، صحیح لاره وه۔ جناب سپیکر صاحب، اوس خو پکښې Straightaway notification اوشو د کینسلیشن، زما په خیال اوس پرې هغه هائی کورټ ته لاړ شی او کورټ والا Stay ورکړی او هغه پرې کم از کم میاشت لګی۔

جناب سپیکر: یاسین خان! یاسین خان۔

جناب یاسین خان خلیل: مهربانی سپیکر صاحب۔ دا زمونږ دا ټول ملګری که خواه د پیښور دی او که د نورو اضلاع دی، د ټولو په دې باندې تحفظات دی ډیر غټ تعداد کښې جی، د کلاس فور د پاره یو خو د دې د پاره میرټ نه وی ځکه چې دیکښې دا نشته چې فرسټ ډویژن، سیکنډ، تعلیم هډو پکار نه وی، دیکښې زیات تر، نو دیکښې ډیر غټ اپوائنټمنټس شوی دی او زمونږ د یو ملګری، د یو ځائې ایم پی اے چې کوم معزز تنان دی او هم هلته نه Elected تنان دی، یو هم پکښې لکه اعتماد کښې نه دے اخستلے شوے، په دیکښې دوه نیم درې سوه د هغه د خپلې ضلعې نه دی او باقی بیا د مختلف ضلعو نه، د پیښور نه کافی تعداد کښې شوی دی۔ زه دلته ډسټرکټ صدر یم چې کوم رولنګ پارټی ده او ما سره دا ټول ملګری مونږ د دوئ نه تپوس اوکړو چې ستاسو پکښې چرته یو تن چرته اخستلے شوے دے نو زمونږ نه هم تپوس نه دے شوے، نو یو خو دا وی چې دا شوی ولې دی؟ د پی ټی آئی په حکومت کښې داسې حرکت کولو ګنجائش نشته چې هغه داسې کار اوکړی، دا زمونږ پارټی هم بدنامیږی د دې سره، زمونږ ملګری څنګه چې باچا جی خبره اوکړه، دوئ به هم خبره کوی، پریس والا هم خبرې کوی نو دا صرف کینسلول نه، د دې سره چې چا دیکښې غلطی کړې ده، کوم سټاف دیکښې Involve دے، کوم آفیسرز دیکښې Involve وی، کوم ایډوائزر یا منسټر دیکښې Involve وی، هغوی ته بالکل د قانون مطابق سزا پکار ده سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! بخت بیدار صاحب۔ موقع درکوم فکر مه کوئ۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب! زما دا درخواست دے چې زه د دې تحریک انصاف مشر په کرپشن کښې لر کړے یم او دا چې تا Illegal بھرتئ کړی دی۔ اوس زما سپیکر صاحب! ستاسو توجه دې طرف ته چې یو نیم کال اوشو عدالت ته تلې یم، زه خو د منسټرئ نه په دغې تاسو لرې کړم چې تا غلطې بھرتیانې کړی دی، تاسو اوس څه کوئ؟ (تالیاں) د دې وزیرانو سره به تاسو څه کوئ، ما په دې پوهه کړئ؟ دا خو ښکاره خبره شوه خو د دې نه پټې خبرې چې څومره دی، که ستا د انصاف حکومت وی او ما ته سزا لا نه، لکه مطلب دے چې زه ئے منم نه خو ته وائې چې تا کړی دی خو تاسو ته دا خبره کوم، زما د حلقې، زما د ټولو، د قومی وطن پارټئ استحقاق هم مجروح شوے دے، د هغې نه علاوه تا کوم ایکشن واخستو، کمیټی به کله رپورټ رالیږی؟ باچا ته ښه معلومه ده چې دا بھرتیانې چا کړې دی، د کوم ځائې نه شوې دی، نوښار پکښې څومره دے، بله علاقه څومره ده، بله څومره ده؟ او دا خو یو ډیپارټمنټ دے، ټوله صوبه راواخله چې په هغې کښې نوښار څومره دے؟ ورونړو! زما دا عرض دے، دا درخواست مې دے او د تحریک انصاف په دې کرسئ چې ناست یو، دا یوائې ته نه ئې ناست، دا مونږ ټولو دلته کښینولے ئې Unopposed راغلے، زمونږ ستا نه دا درخواست دے چې ټول ډیپارټمنټ د اوکتلے شي چې د نوښار څومره کسان په دې یو نیم کال کښې بھرتی شوی دی په دې صوبه کښې او په کومو کومو محکمو کښې بھرتی شوی دی او د هغې نه پس د انکوائری اوشی، نن هغه لیبر ډیپارټمنټ دے، شاه فرمان ورله کمیټی جوړه کړې ده او ما ته پته ده دے به د نوښار او خپل چې کوم دی، هغه به پکښې په ځائې کړی او نور عاجزان به در په در خاورې په سر وی۔ دوئ د یو کس راولی او ما ته د اودروی په دې ایوان کښې چې دې بخت بیدار په دې شی کښې کرپشن کړے دے، یو پیالئ چائے د نوکرئ په سر اخستې دی یا ئے چا نه پیسې اخستې دی یا ئے څه کړی دی؟ زه د دې ایوان په دې فلور باندې دا وعده کوم چې زه به د اسمبلئ نه استعفیٰ ورکوم۔

جناب سپیکر: محمود جان! محمود جان۔

جناب قربان علی خان: جناب سپیکر! ما له لږ ټائم راکړئ۔

جناب سپیکر: جی قربان خان! قربان خان۔

(شور)

جناب قربان علی خان: سر! دوئ یو خبره اوکړه د نوښنار باره کښې، وائی چې نوښنار د چیک کړے شی، زه خو وایم چې شروع زما نه اوکړه، په دوه کاله کښې اته څوکیداران مې بهرتی کړی دی او بخت بیدار خان چې راته دوه میتران بهرتی کړی وو نو هغه هم چا اوویستل۔ (تالیاں) ما دوه کسان بهرتی کړی دی او زه تیار یم او هغه مې بهرتی کړی دی چې چا زمکه ورکړې وه سکول ته، د دې نه علاوه که ما هیڅوک هم کړے وی نو خدائے د دوئ سره ښنه اوکړی په یو ټیلیفون راته یو دوه سویپرز ئے بهرتی کړی وو خو هغه هم چا اوویستل۔

اراکین: شیم شیم۔

جناب سپیکر: جناب محمود جان۔ د دې نه پس به شاه فرمان Response ورکوی۔

جناب محمود جان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، د ټولو نه مخکښې خو ستاسو شکریه ادا کوم ځکه چې هغه بله ورځ مې ډیر کوئسچنونه اوکړل خو تاسو راله موقع رانکړه جی، نو نن شکریه ادا کوم چې موقع خو مو راله راکړه جی۔ هغه خبره قربان لالا خو مخکښې اووئیل چې "منی بدنام ہوئی ڈارلنگ تیرے لئے" نو زه به هم دا خبره دغه رنګې اوکړمه چې "منی بدنام ہوئی ڈارلنگ تیرے لئے جی" خو خبره Main دا ده چې زه د کوم منسټر او د کوم ډیپارټمنټ نامه وانخلم چې هغه سم روان دے-----

(تالیاں اور شیم شیم کی آوازیں)

جناب محمود جان: وړومبے به زه د خپل هیلتھ منسټر نه شروعات اوکړم، د شهرام خان نه جی چې مونږ ډیر په مینه ورله دا محکمه ورکړې وه چې دے به هیلتھ ډیر زر ځائې ته اورسوی خو افسوس دا دے چې ځائې ته ئے خو اورسوله خو د صوابئ د خلقو د پاره، ستاسو خو کلے هم دے او ستاسو حلقه هم ده او ستاسو ضلع هم ده جی، د صوابئ خلقو له ئے اورسوله۔ (تالیاں) یو دا په کے پی کے کښې د ټولو نه غټ ډسټرکټ چې کوم دے، پشاور دے جی او یوولس ایم پی

اے ګان پکښې ډی جی او کیپیټل هم دے د صوبې جی، نو خامخا چې کیپیټل دے نو د دې نورې صوبې په نسبت باندې به په دیکښې ښه خلق هم ډیر زیات دی، قابل خلق هم ډیر زیات دی او هر قسم خلق به دلته تاسو ته پیښنور ډسټرکټ کښې ملاؤ شی جی۔ هغه زمونږ د پشاور ډی ایچ او یو درې میاشتې مخکښې شهرام صاحب لګولے وو، هغه بله ورځ مخکښې ورځې ئے بیا آرډر کولو، هغه ئے هم ورپسې د صوابئ راوستو نو ما ورته اوویل، ما ورته وئیل که په دې پشاور کښې تاسو سره قابل خلق نه ملاویږی او د صوابئ راولئ نو بس ټوله اسمبلی صوابئ ته راولئ، مونږ به درته غږ نه کوؤ۔ بله خبره جی د کلاس فور سیټونو باره کښې ښایم چې دا د کلاس فور تنخواه ئے د دس هزار نه واخله تر پندره هزار پورې Maximum تنخواه وی جی، هغه که لوکل کس تاسو واخلئ نو په هغې کښې هغه خپل ځان هم ساتلې شی او خپل خاندان هم ساتلې شی خو که هغه تاسو کلاس فور، هغه هم ورپسې د صوابئ، نوښار، چارسده، مردان، دیر او د تیمرګرې نه راولئ نو هغه به ځان ساتی، ځان به ساتی او که خپلې فیمیلی له به ئے وړی جی؟ په دې درې هسپتالونو کښې ایل آر ایچ، کے ټی ایچ، ایچ ایم سی دې ټولو کښې ریکارډ تاسو رااوغواړئ او پخپله به درته پته اولګی چې څومره بهرتئ پکښې د صوابئ او د نوښار نه شوی دی جی نو دا زمونږ د ډسټرکټ پشاور سره ناانصافی نه ده، بې انصافی نه کیږی؟ د دې حل به څه وی جی؟ As a Standing Committee Chairman د هیلته، ما پرېBan لګولے وو چې په دې باندې، په کلاس فور باندې تاسو اپوائنټمنټ مه کوئ، د هغې هم خلاف ورزی کړې ده، ما Proof راوړے دے، ان شاء اللّٰه کمیټئ کښې به زه تپوس کوم۔ هغه چیف ایګزیکټیو او ایم ایس هغوی پکښې د دې باوجود هم اپوائنټمنټس کړی دی۔۔۔۔۔

اراکین: شیم شیم۔

جناب محمود جان: دا کوم انصاف دے چې څوک ترینه تپوس نشی کولے؟ منسټر صاحب وائی، مونږ ته منسټر صاحب وئیلی دی چې کوئ، چې منسټر صاحب ئے کولے شی، ټول ډیپارټمنټس هغه ته حواله کړئ، هر شے به کنټرول کوی، مونږ د

څه د پاره دلته ناست یو جی، مونږ له خپلو عوامو د څه د پاره ووټ راکړے دے چې د هغوی د پاره مونږ حق نشو غوښتے ؟

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

جناب محمود جان: یو منټ جی، دا خبرې دا خو مې یو درته یاد کړو جی، دا خو مې ایله شروعات کړے دے، لږ مې پریږدئ جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب محمود جان: په فارسټ کښې جی، په فارسټ کښې زما یو ورکوټے، دغه وائلډ لائف والا یو ورکوټے چړیا گھر دے زما حلقه کښې جی، پکښې یو بیځ هم دے پکښې نر او ښځه پکښې مارغان دی جی، د هغې د پاره مې ښځه کسان، زما حلقه کښې هغه هم پکښې دوئ راا وتومبل، راغلل پکښې۔۔۔۔۔

اراکین: اوه، اوه۔

جناب محمود جان: نو مطلب دا دے چې مونږ خپل ایم پی ایز که پیښور کښې خپل حق نه غواړو نو حلقو کښې خو خدائے ته گورئ پریږدئ کنه، حلقو کښې خو مو معاف کړئ کنه۔ ایجوکیشن کښې داسې حال دے، ایجوکیشن مونږ میرټ میرټ کوؤ جی خو دا میرټ صرف او صرف د ایم پی اے د پاره میرټ دے، نه د منسټر د پاره شته، نه د جماعت اسلامی د پاره شته او نه د شهرام د پاره شته۔

(تالیاں اور شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: محمود جان، تھینک یو جی۔

جناب محمود جان: او نه، او نه د بیوروکریسی د پاره شته دے۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان! شاہ فرمان!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں ایڈجرنڈ نہیں کروں گا، سب کو موقع دوں گا، اس طرح نہیں ہو گا، اس طرح نہیں، میں سب کو موقع دوں گا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب محمود جان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، ھی محمود! اوکے اوکے تھیک شو، برابر شو۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! شاہ فرمان خان!

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تاسو له موقع درکوم، موقع درکوم، موقع درکوم، پلیز۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تاسو له موقع درکوم جی، موقع درکوم، پلیز تاسو کبنیني، موقع دیتا ہوں آپ کو جی، اور ایجنڈا نہیں ہے، آپ کو موقع دیتے ہیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: شاہ فرمان کو۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں نا جی، آپ کو موقع دیتے ہیں۔ جی جی شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): شکریہ جناب سپیکر۔ کہتے ہیں کہ تبدیلی آ نہیں رہی تبدیلی آ چکی ہے۔

اراکین: اوئے، اوئے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: پہلی دفعہ حکومت کے اوپر۔۔۔۔

اراکین: شیم شیم۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: حکومت کے اوپر حکومتی ارکان۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں جی، کوشش کریں اس کو سن لیں۔ آپ کا، اس کو سن لیں جی، تسلی سے سن لیں جی۔ جی۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: حکومتی ارکان کا حکومت کے اوپر اعتراض اور حکومت، حکومت، حکومت اپنا فیصلہ واپس لیتی ہے، میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں اس حوالے سے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اس کی وجوہات کیا ہیں، وجوہات کیا ہیں، اس سے پہلے حکومتوں کے اندر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! ایک منٹ Hold کریں آپ، دیکھیں سب کو اپنی بات کرنے کا حق ہے، آپ اس کو تسلی سے سنیں۔ دیکھیں آپ مجھے وہاں سے Dictate نہ کریں، میں نے سب کو موقع دیا ہے، جو جو ایشو ہے سب کو موقع ملے گا۔ ابھی ٹائم ہے شاہ فرمان کو تسلی سے سن لیں، اس کے بعد جو بات کرنا چاہتا ہے، اس کو میں موقع دوں گا۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: مجھے خوشی ہو رہی ہے، دیکھیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی شاہ فرمان!

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ایک چیز کے اوپر مجھے موقع دیا گیا، میں نے اس کا جواب دینا ہے، حکومتی مؤقف واضح کرنا ہے اور میں ایک بات آپ کو بتادوں، کسی بھی Sitting Minister کے پاس پچھلے بیس سالہ ریکارڈ اپنے ڈیپارٹمنٹ کا ہوتا ہے، اگر یہ رویہ رہا اس ایوان کے اندر تو پھر آپ یہ مت Expect کریں، کاغذات سمیت ادھر حاضر ہوں گے، لہذا۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: پلیز، میری بات سنیں۔

جناب سپیکر: آپ بات کریں، اپنی بات کریں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: ہم نے فیصلہ، ہم نے فیصلہ، میں نے اپنا فیصلہ واپس لیا، کیوں؟ انہوں نے کیوں کیا، میں ابھی آپ کو بتاتا ہوں، مجھے کوئی بتائے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: کہ چودہ ہزار ٹیچرز، مجھے کوئی بتائے، یہ کیوں، یہ کیوں اعتراض کر رہے ہیں؟ یہ حق بجانب ہیں، کیوں حق بجانب ہیں؟ کیوں حق بجانب ہیں؟ اگر، اگر چودہ ہزار۔۔۔۔۔

اراکین: شیم شیم۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: چودہ ہزار ٹیچرز، چودہ ہزار ٹیچرز۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ، ایک منٹ آپ بات کریں جی۔ شاہ حسین خان اس کو بٹھائیں۔ شاہ حسین! تسلی سے سنیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، پلیز آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: چودہ ہزار ٹیچر اس حکومت نے این ٹی ایس کے ذریعے کرائے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، پلیز، موقع دیتا ہوں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اب آپ سننے کی، سننے کی جرات کریں۔ آپ بیٹھیں، چودہ ہزار ٹیچرز ہم نے این ٹی ایس کے ذریعے کرائے ہیں، ہم نے ہزاروں پولیس والے این ٹی ایس کے ذریعے کرائے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: یہ ایسا نہیں ہے، آپ، آپ حکومتی مؤقف کو سننا نہیں چاہتے ہو۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: آپ حکومتی مؤقف کو سننا نہیں چاہتے ہو، میں آج کلیئر کر دوں، کل کل اگر۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: آپ بجائے اس کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اگر یہی رویہ رہا تو میں ایڈجرنڈ کر لوں گا اس کو۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: دیکھیں ایک منٹ، آپ بات کرتے ہیں، اس کو موقع دیں، اس کو سنیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ، آپ بیٹھیں پلیز۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں جواب دوں گا، میں حکومتی جواب دوں گا۔ میں اپنے، جس نے پوائنٹ اٹھایا ہے، میں اس کو جواب دے رہا ہوں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: جس نے پوائنٹ اٹھایا ہے، یہ اپوزیشن کا پوائنٹ نہیں ہے، یہ اپوزیشن کا پوائنٹ نہیں ہے، یہ حکومت کا پوائنٹ ہے، میں حکومت کو جواب دے رہا ہوں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: میں حکومت کو جواب دے رہا ہوں، میں حکومت کو جواب دے رہا ہوں، یہ اپوزیشن نے نہیں اٹھایا۔

جناب سپیکر: میں سب سے پہلے، شاہ فرمان! میں سپیشل کمیٹی بناتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں اس کے اوپر، ایک منٹ، ایک منٹ۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: آپ کو یہ زیب نہیں دیتا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: ایک منٹ، ایک منٹ۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں ایڈجرنڈ کر لوں گا اجلاس۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: میں اس کیلئے سپیشل کمیٹی اناؤنس کرتا ہوں، سپیشل کمیٹی۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: سپیشل کمیٹی، عنایت خان!

(شور اور شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: میں سپیشل کمیٹی اس کیلئے، میں سپیشل کمیٹی اناؤنس کرتا ہوں جیل کیلئے اور سپیشل کمیٹی میں نام میں بعد میں ڈالوں گا۔ اس میں تمام لوگوں کے نام آ جائیں گے، سپیشل کمیٹی میں اناؤنس کرتا ہوں اور وہ اس کی انکوائری کرے، وہ اس کی انکوائری کرے۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اور اجلاس کو میں کل کیلئے ایڈ جرنڈ کرتا ہوں، کل دو بجے تک کیلئے میں اجلاس کو ایڈ جرنڈ کرتا ہوں۔

(اجلاس کل بروز منگل مورخہ 17 فروری 2015ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)